بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پُر معارف ارشادات کی روشنی میں قرآن کریم کے فضائل، مقام و مرتبہ اور عظمت کا بیان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 03؍ فروری 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام قرآنِ کریم کے فیوض بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس کے فیوض اور برکات کا در ہمیشہ جاری ہے اور وہ ہر زمانے میں اسی طرح نمایاں اور درخشاں ہے جیسے آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے وقت میں تھا۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ یہ سچ ہے کہ اکثر مسلمانوں نے قرآن شریف کو چھوڑ دیا ہے لیکن پھر بھی قرآن شریف کے انوار و برکات اور اس کی تاثیرات ہمیشہ زندہ اور تازہ بتازہ ہیں۔ چنانچہ مَیں اس وقت اس ثبوت کے لیے بھیجا گیا ہوں اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے اپنے وقت پر اپنے بندوں کو اپنی حمایت اور تائید کے لیے بھیجتا رہا ہے کیونکہ اس نے وعدہ فرمایا تھا کہ اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ بے شک ہم نے اس ذکر یعنی قرآن کریم کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

پس اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے غلامِ صادق کو قرآن کریم کی اشاعت اور حفاظت کے لیے بھیجا ہے۔ آپؑ کو وہ معارف سکھائے ہیں جو لوگوں سے پوشیدہ تھے۔ آپؑ قرآن کریم کی حکومت کو دنیا میں قائم کرنے کے لیے آئے ہیں۔ لیکن بد قسمتی سے نام نہاد علماء نے آپؑ کے دعوے کی ابتدا ہی سے مخالفت کو اپنا شعار بنایا ہوا ہے اور کوئی عقل کی بات سننا بھی نہیں چاہتے اور عوام الناس کو بھی گمراہ کر رہے ہیں۔ پاکستان میں وقتاً فوقتاً ان نام نہاد علماء کو اُبال اٹھتا رہتا ہے اور ان کے ساتھ سستی شہرت کے متلاشی سیاستدان اور اہلِ کار بھی مِل جاتے ہیں اور احمدیوں کو مختلف بہانوں سے مخالفت کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ گذشتہ کچھ عرصے سے تحریف و توہینِ قرآن کے من گھڑت مقدمے احمدیوں پر بنانے کی کوشش میں لگے

ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے شر سے بچائے اور جو احمدی اس غلط اور ظالمانہ الزام میں انہوں نے پکڑے ہوئے ہیں ان کی رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔

اس زمانے میں حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعے سے ہی قرآنِ کریم کے معارف کا پتا ملتا ہے اور یہ جماعت احمدیہ ہی ہے جو اس کام کو دنیا میں سرانجام دے رہی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے ارشادات اور تصانیف میں قرآن کریم کے مقام و مرتبہ کا جو عرفان پیش فرمایا ہے، آج وہ مَیں بیان کروں گا۔

آپؑ قرآن کریم کی کامل اور مکمل تعلیم کے متعلق ایک جگہ بیان فرماتے ہیں کہ میرا مذہب یہی ہے کہ قرآن اپنی تعلیم میں کامل ہے اور کوئی صداقت اس سے باہر نہیں... لیکن ساتھ اس کے یہ بھی میرا اعتقاد ہے کہ قرآن کریم سے تمام مسائلِ دینیہ کا استخراج و استنباط کرنا اور اس کے مجملات کی تفاصیلِ صحیحہ پر حسبِ منشائے الٰہی قادر ہونا ہر ایک مجتہد اور مولوی کا کام نہیں بلکہ یہ خاص طور پر ان کا کام ہے جو وحی الٰہی سے بطورِ نبوت یا بطورِ ولایتِ عظمیٰ مدد دیے گئے ہیں۔

اس حوالے سے کہ ہدایت کا اولین ذریعہ قرآن ہے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ میرا مذہب یہ ہے کہ تین چیزیں ہیں جو تمہاری ہدایت کے لیے اللہ تعالیٰ نے تمہیں دی ہیں۔ سب سے اوّل قرآن ہے جس میں خدا کی توحید اور عظمت اور جلال کا ذکر ہے اور جس میں ان اختلافات کا فیصلہ کیا گیا ہے جو یہود اور نصاریٰ میں تھے... قرآن میں منع کیا گیا ہے کہ تم بجز خدا کے کسی کی عبادت نہ کرو... سو تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سَو حکموں میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے... مجھے خدا نے مخاطب کر کے فرمایا ہے (الہاماً) اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ یعنی تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔

فرمایا کہ خدا نے تم پر بہت احسان کیا جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی... پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی یہ نہایت پیاری نعمت ہے، یہ بڑی دولت ہے۔ اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی۔ قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابلے پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں۔

قرآن کریم کے خاتم الکتب ہونے کے متعلق آپؑ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ خاتم النبیین ہیں اور قرآن شریف خاتم الکتب ہے۔ اب کوئی اور کلمہ یا کوئی اور نماز نہیں ہو سکتی۔ جو کچھ آنحضرت ﷺ نے فرمایا یا کر کے دکھایا اسے چھوڑ کر نجات نہیں مل سکتی۔ جو اس کو چھوڑے گا وہ جہنم میں جاوے گا۔ یہ ہمارا مذہب

اور عقیدہ ہے۔ مگر اس کے ساتھ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اس امت کے لیے مخاطبات اور مکالمات کا دروازہ کھلا ہے اور یہ دروازہ گویا قرآن کریم کی سچائی اور آنحضرت ﷺ کی سچائی پر ہر وقت تازہ شہادت ہے۔

فرمایا: اسلام کے مقاصد میں سے تو یہ امر تھا کہ انسان صرف زبان ہی سے وحدہ لاشریک نہ کہے بلکہ درحقیقت سمجھ لے اور بہشت اور دوزخ پر خیالی ایمان نہ ہو بلکہ فی الحقیقت اسی زندگی میں وہ بہشتی کیفیات پر اطلاع پالے اور ان گناہوں سے جن میں وحشی انسان مبتلا ہیں نجات پالے۔ یہ عظیم الشان مقصد اسلام کا تھا اور ہے، اور یہ ایسا پاک مطہر مقصد ہے کہ کوئی دوسری قوم اس کی نظیر اپنے مذہب میں پیش نہیں کر سکتی۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ آج حضرت مسیح موعودؑ کے ماننے والوں کو یہ معیار حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ دنیا کو بتانے کی ضرورت ہے، ہم پر کُفر کے فتوے لگانے والوں کو دکھانے کی ضرورت ہے کہ احمدی صرف پرانے قصّے ہی بیان نہیں کرتے بلکہ آج بھی زندہ کتاب اور زندہ رسول کے ماننے والوں پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے اترنے پر یقین رکھتے ہیں۔ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ آج بھی بولتا ہے۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے وہ نبی دیا جو خاتم المؤمنین، خاتم العارفین، خاتم النبیین ہے۔ اور اسی طرح پر وہ کتاب اس پر نازل کی جو جامع الکتب اور خاتم الکتب ہے۔

قرآن کریم پر ایمان کس قدر ضروری ہے اس حوالے سے آپؑ فرماتے ہیں مَیں قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ کی پیروی سے ذرّہ ادھر اُدھر ہونا بے ایمانی سمجھتا ہوں۔ میرا عقیدہ یہی ہے کہ جو اس کو ذرّہ بھی چھوڑے گا وہ جہنمی ہے۔

قرآن کریم اور قانونِ قدرت کی ہم آہنگی کو بیان کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں: پاک اور کامل تعلیم قرآن کریم کی ہے جو انسانی درخت کی ہر ایک شاخ کی پرورش کرتی ہے۔ قرآن شریف صرف ایک پہلو پر زور نہیں ڈالتا بلکہ کبھی تو عفو اور درگزر کی تعلیم دیتا ہے مگر اس شرط سے کہ عفو کرنا قرینِ مصلحت ہو اور کبھی مناسب محل اور وقت کے مجرم کو سزا دینے کے لیے فرماتا ہے۔ پس درحقیقت قرآن کریم خدا تعالیٰ کے اُس قانونِ قدرت کی تصویر ہے جو ہمیشہ ہماری نظر کے سامنے ہے۔ یہ بات نہایت معقول ہے کہ خدا کا قول اور فعل دونوں مطابق ہونے چاہئیں۔ یعنی جس رنگ اور طرز پر دنیا میں خدا کا فعل نظر آتا ہے ضرور ہے کہ خدا تعالیٰ کی سچی کتاب اپنے فعل کے مطابق تعلیم کرے۔

فرمایا: سچا وہی مذہب ہے جو اس زمانے میں بھی خدا کا سننا اور بولنا دونوں ثابت کرے۔ غرض سچے مذہب میں خدا تعالیٰ اپنے مکالمہ اور مخاطبہ سے اپنے وجود کی آپ خبر دیتا ہے۔ خدا شناسی ایک نہایت مشکل

کام ہے دنیا کے حکیموں اور فلاسفروں کا کام نہیں ہے جو خدا کا پتا لگاویں۔ کیونکہ زمین و آسمان کو دیکھ کر صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس ترکیبِ محکم اور ابلغ کا کوئی صانع ہونا چاہیے۔ مگر یہ تو ثابت نہیں ہوتا کہ فی الحقیقت وہ صانع موجود بھی ہے اور 'ہونا چاہیے' اور 'ہے' میں جو فرق ہے وہ ظاہر ہے۔ پس اس وجود کا واقعی طور پر پتا دینے والا صرف قرآن کریم ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ ہر قوم اور ہر مذہب کے سرغنوں کو ہم نے دعوت دی ہے کہ وہ ہمارے مقابلے میں آکر اپنی صداقت کا نشان دکھائیں۔ مگر ایک بھی ایسا نہیں کہ جو اپنے مذہب کی سچائی کا کوئی نمونہ عملی طور پر دکھائے۔ ہم خدا تعالیٰ کے کلام کو کامل اعجاز مانتے ہیں اور ہمارا یقین اور دعویٰ ہے کہ کوئی دوسری کتاب اس کے مقابل نہیں ہے۔

حضورِ انور نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے ارشادات کی روشنی میں قرآنِ کریم کی تعلیم کا تورات و انجیل کے بالمقابل کامل اور منطقی ہونا ثابت کرنے کے بعد فرمایا کہ جرأت اور دلائل کے ساتھ تمام ادیان پر قرآن کریم کی برتری ثابت کرنا آپؑ کا اس وقت تھا جب اس ملک میں انگریزوں کی حکومت تھی۔ چرچ کا زور تھا۔ پھر بھی آپؑ نے قرآن کریم کی برتری کا کھلا چیلنج دیا اور کسی خوف کو بھی قریب نہ آنے دیا۔ کیونکہ آپؑ اللہ تعالیٰ کے وہ فرستادے تھے جسے اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں بھیجا۔ یہی چیز ہم آپؑ کی تعلیم اور لٹریچر میں دیکھتے ہیں اور یہی وہ تعلیم ہے جسے جماعت احمدیہ آگے پھیلا رہی ہے۔ جماعت احمدیہ پر الزام لگانے والے یہ کہتے ہیں کہ احمدی قرآن کریم کی تحریف اور توہین کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

قرآن کریم کی اہمیت اور ضرورت کے متعلق آپؑ فرماتے ہیں: قرآن شریف کا مدِّ نظر تمام دنیا کی اصلاح ہے اور اس کی مخاطب کوئی خاص قوم نہیں بلکہ کھلے کھلے طور پر بیان فرماتا ہے کہ وہ تمام انسانوں کے لیے نازل ہوا ہے اور ہر ایک کی اصلاح اس کا مقصود ہے۔

خطبے کے اختتام پر حضورِ انور نے فرمایا کہ قرآن کریم کے فضائل، مقام و مرتبہ اور برتری کے متعلق اور بھی کئی حوالے ہیں جو آئندہ کبھی بیان ہوں گے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ،
عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔